روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
☎ 213029
جمعرات 21- اکتوبر 1999ء - 11 رجب 1420 ہجری - 21 اخاء 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 239

خادموں سے حسن سلوک

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا تیار کر کے لائے اور تم اسے اپنے پاس بٹھا کر نہ کھلا سکو تو کم از کم ایک یا دو لقمے تو اسے کھانے کو دے دو۔ کیونکہ اس نے یہ کھانا محنت سے تیار کیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب العتق باب اذا اتاہ خادمہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمت گار سے ذرا کوئی کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا۔ بس بیچارے خدمت گاروں پر آفت آئی۔

دوسرے غرباء کے ساتھ معاملہ تب پڑتا ہے کہ وہ فاقہ مست ہوتے ہیں اور خشک روٹی پر گذارہ کر لیتے ہیں مگر یہ باوجود علم ہونے کے بھی پروا نہیں کرتے۔ وہ ان کو امتحان میں ڈالتے ہیں جب بصورت سائل آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو ذرہ ذرہ کا خالق ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ غریبوں کے ساتھ ہی معاملہ کر کے سمجھا جاتا ہے کہ کس قدر ناخدا ترسی یا خدا ترسی سے حصہ لیتا ہے یا لے گا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور میں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں بہت بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے کہ یا اللہ تو تو ان باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب وہ فرمائے گا کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے تھے تم نے ان کی خبر گیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا۔ پھر ایک اور گروہ پیش ہو گا۔ ان سے کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ برا معاملہ کیا۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ دیا۔ پیاسا تھا پانی نہ دیا' ننگا تھا کپڑا نہ دیا۔ میں بیمار تھا میری عیادت نہ کی۔ تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تعالیٰ تو تو ایسی باتوں سے پاک ہے۔ تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔ اس پر فرمائے گا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا وہ گویا میرے ہی ساتھ کرنا تھا۔

غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کیے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 438)

احباب جماعت سے ضروری گذارشات

○ تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں چند یوم باقی رہ گئے ہیں۔ احباب سے ضروری درخواست ہے کہ اپنا چندہ تحریک جدید جن کے ذمہ باقی ہے ادا فرما کر رضاء الٰہی حاصل کریں۔ عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ بقایا جات گھر گھر جا کر وصول کرنے کے لئے کوشش کریں اور وصول شدہ رقوم 99-10-26 تک مرکز میں پہنچا دیں۔ یہ تسلی فرمالیں کہ کوئی فرد بھی بقایادار نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایک بابرکت تحریک
بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیوت الحمد کی بابرکت تحریک کے ثمرات سے سینکڑوں مستحقین مستفیض ہو رہے ہیں۔ بیوت الحمد کالونی جو نوے مکانوں پر مشتمل ہے اور ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ ہے' اس میں ۸۴ سے زائد مستحق خاندان رہائش کی سہولت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی پہلے مرحلہ کی تکمیل میں کالونی کے دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ کئی مستحق گھرانے اس امداد کے منتظر ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ مستحق افراد کی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ اور حسب استطاعت ضرور شمولیت فرمائیں۔

یہ مالی قربانی آپ اپنی اپنی جماعتوں میں بھی نظام کے تحت پیش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھی داخل کروا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت خلق کی توفیق اور سعادت سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔ عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

فرخ سلطانی

دلبر مرا یہی ہے

نمبر 36

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

بہتر تحفہ

آپؐ اموال کی تقسیم میں بھی خاص احتیاط سے کام لیتے اور ایسا کوئی موقع نہ آنے دیتے کہ لوگ کہیں کہ آپ نے اموال کو خود اپنے ہی لوگوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کہ چکی پیسنے سے انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ اسی عرصہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے۔ پس آپ آنحضرت ﷺ کے پاس تشریف لے گئیں لیکن آپؐ کو گھر پر نہ پایا اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی آمد کی وجہ سے اطلاع دے کر گھر لوٹ آئیں۔ جب آنحضرت ﷺ گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے جنابؐ کو حضرت فاطمہؓ کی آمد کی اطلاع دی جس پر آپؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے میں نے آپؐ کو آتے دیکھ کر چاہا کہ اٹھوں مگر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر لیٹے رہو۔ پھر ہم دونوں کے درمیان آکر بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپؐ کے قدموں کی خنکی میرے سینہ پر محسوس ہونے لگی۔ جب آپؐ بیٹھ گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں کوئی ایسی بات نہ بتادوں جو اس چیز سے جس کا تم نے سوال کیا ہے بہتر ہے اور وہ یہ کہ جب تم اپنے بستروں پر لیٹ جاؤ تو چونتیس دفعہ تکبیر کہو اور تینتیس دفعہ سبحان اللہ کہو اور تینتیس دفعہ الحمدللہ کہو پس یہ تمہارے لئے خادم سے اچھا ہو گا۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب علی)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

اس وقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اموال کی تقسیم میں ایسے محتاط تھے کہ باوجود اس کے حضرت فاطمہؓ کو ایک خادم کی ضرورت تھی اور چکی پیسنے سے آپؓ کے ہاتھوں کو تکلیف ہوتی تھی مگر پھر بھی آپؐ نے ان کو خادم نہ دیا بلکہ دعا کی تحریک کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی متوجہ کیا۔ آپؐ اگر چاہتے تو حضرت فاطمہؓ کو خادم دے سکتے تھے کیونکہ جو اموال تقسیم کے لئے آپؐ کے پاس آتے تھے وہ بھی صحابہؓ میں تقسیم کرنے کے لئے آتے تھے اور حضرت علیؓ کا بھی ان میں حق ہو سکتا تھا اور حضرت فاطمہؓ بھی اس کی حقدار تھیں لیکن آپؐ نے احتیاط سے کام لیا اور نہ چاہا کہ ان اموال میں سے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو دے دیں کیونکہ ممکن تھا کہ اس سے آئندہ لوگ کچھ کا کچھ نتیجہ نکالتے اور بادشاہ اپنے لئے اموال الناس کو جائز سمجھ لیتے پس احتیاط کے طور آپؐ نے حضرت فاطمہؓ کو ان غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو آپؐ کے پاس اس وقت بغرض تقسیم آئیں کوئی نہ دی۔

(سیرۃ النبی ص 98)

بے تکلفی

حضرت ابن مسعود انصاریؓ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا کہ ایک شخص انصار میں سے تھا۔ اس کا نام ابو شعیب تھا اور اس کا ایک غلام تھا جو قصائی کا پیشہ کرتا تھا۔ اسے اس نے حکم دیا کہ تو میرے لئے کھانا تیار کر کہ میں رسول اللہ ﷺ کو چار آدمیوں سمیت کھانے کے لئے بلاؤں گا۔ پھر اس نے رسول کریم ﷺ سے بھی کہلا بھیجا کہ حضورؐ کی اور چار اور آدمیوں کی دعوت ہے۔ جب آپؐ اس کے ہاں چلے تو ایک اور شخص بھی ساتھ ہو گیا۔ جب آپؐ اس کے گھر پہنچے تو اس سے کہا کہ تم نے ہمیں پانچ آدمیوں کو بلوایا تھا اور یہ شخص بھی ہمارے ساتھ آگیا ہے اب بتاؤ کہ اسے بھی اندر آنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ اس نے کہا یا رسولؐ اللہ اجازت ہے تو آپؐ اس کے سمیت اندر چلے گئے۔

(بخاری کتاب الاطعمہ باب الرجل یتکلف)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کس طرح بے تکلفی سے معاملات کو پیش کر دیتے۔ شاید آپؐ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو چپ ہی رہتا مگر آپؐ دنیا کے لئے نمونہ تھے اس لئے ہر بات میں جب تک خود عمل کر کے نہ دکھاتے ہمارے لئے مشکل ہوتی۔ آپؐ نے اپنے عمل سے بتا دیا کہ سادگی ہی انسان کے لئے مبارک ہے اور ظاہر کر دیا کہ آپؐ کی عزت تکلف یا بناوٹ سے نہیں تھی اور نہ آپؐ ظاہری خاموشی یا وقار سے بڑا بننا چاہتے تھے بلکہ آپؐ کی عزت خدا کی طرف سے تھی۔

(سیرۃ النبی ص 74)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 25۔ اکتوبر 1999ء

12-40 a.m. البانین پروگرام۔
1-10 a.m. درس القرآن
2-55 a.m. انگریزی بولنے والے احباب سے ملاقات۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کلاس۔ نمبر 33
5-05 a.m. لقاء مع العرب۔
6-05 a.m. تقریر۔
7-00 a.m. اردو کلاس۔
8-15 a.m. چینی زبان سیکھیے۔
8-50 a.m. انگریزی بولنے والے احباب سے ملاقات۔
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-35 a.m. چلڈرنز کلاس نمبر 33
11-05 a.m. درس القرآن۔
12-00 p.m. لقاء مع العرب۔ سیشن نمبر 341
1-55 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. نارویجین زبان سیکھیے۔
5-05 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ کبڈی۔ سیمی فائنل۔
6-00 p.m. بنگالی سروس۔
7-00 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔
11-45 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 26۔ اکتوبر 1999ء

12-45 a.m. ترکی پروگرام۔
1-05 a.m. روحانی خزائن۔ آریہ دھرم۔
2-10 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
3-00 a.m. نارویجین زبان سیکھیے۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کلاس۔
5-05 a.m. لقاء مع العرب۔
6-05 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ کبڈی سیمی فائنل۔
7-00 a.m. اردو کلاس۔
8-10 a.m. نارویجین زبان سیکھیے۔
8-40 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-10 a.m. پشتو پروگرام۔
12-15 p.m. روحانی خزائن۔ آریہ دھرم۔
1-00 p.m. لقاء مع العرب۔
2-00 p.m. اردو کلاس۔
3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-00 p.m. فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ جمعہ 16-2-90
5-55 p.m. بنگالی سروس۔
6-55 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس سبق نمبر 41 (8-3-95)
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر۔ ورکشاپ نمبر 5
8-40 p.m. چلڈرنز کارنر۔ تفریحی سفر واقفین نو۔ از اسلام آباد پاکستان
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔
11-35 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 27۔ اکتوبر 1999ء

12-50 a.m. نارویجین پروگرام۔
1-30 a.m. ہماری کائنات۔
2-00 a.m. ترجمۃ القرآن سبق نمبر 41۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ورکشاپ نمبر 5
5-15 a.m. لقاء مع العرب۔
6-20 a.m. فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ جمعہ۔
8-15 a.m. سویڈش زبان سیکھیے۔
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر 41
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ورکشاپ نمبر 5
11-15 a.m. سواحیلی پروگرام۔
12-00 p.m. ہماری کائنات۔ راکٹ اور سیٹلائٹ۔
12-45 p.m. لقاء مع العرب۔
2-10 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-05 p.m. اردو بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔ 95-3-24
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-10 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر 42
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر۔ گل دستہ۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔
11-30 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدیق منور صاحب

نوجوان - صالح - نیک بخت

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کا شمار ان رفقاء میں ہوتا ہے جو ابتداء میں ہی حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے اور پھر تقویٰ میں بہت ترقی کی۔

آپ ماہ اگست 1875ء میں بمقام کلانور (ضلع گورداسپور) پیدا ہوئے۔ آپ مغل برلاس قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے مورث اعلیٰ مرزا عبدالحکیم بیگ صاحب نے کلانور سے تین میل کے فاصلہ پر حکیم پور کی بنیاد رکھی۔

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کے پردادا مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے مصاحبوں میں سے تھے' اور سکھ حکومت سے قبل ریاست ٹونک میں وزیراعظم رہ چکے تھے۔ اپنے زمانے میں خدا ترس اور پرہیزگار مشہور تھے۔ آپ کے بیٹے یعنی حضرت مرزا ایوب بیگ کے دادا مرزا احمد بیگ صاحب رسالدار بہادر' اپنی اعلیٰ صفات' بالخصوص غرباء اور یتامیٰ کی مدد کرنے میں مشہور تھے۔

بیعت

○ حضرت مسیح موعود جنوری 1892ء میں لاہور تشریف لے گئے وہاں مولوی عبدالحکیم کلانوری سے مباحثہ ہوا جو 3۔ فروری 1892ء کو ختم ہوا۔ ان دنوں لاہور میں مخالفت کا بہت زور تھا۔ لوگ گلی کوچوں میں گالی گلوچ کرتے تھے اور جھوٹے قصے حضرت اقدس کے خلاف مشہور کیا کرتے تھے۔ لوگوں کا ہجوم حضور کی رہائش گاہ کے گرد رہتا تھا اور ہر وقت حملہ کا اندیشہ رہتا تھا۔ بیعت کرنے والوں کو مخالفین ڈراتے دھمکاتے تھے۔ اس وجہ سے کئی دفعہ بیعت کا اظہار بھی نہیں کیا جاتا تھا۔ چنانچہ مرزا ایوب بیگ صاحب اور آپ کے حقیقی بھائی مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ایک دوسرے سے خفیہ بیعت کی۔

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب بیان کرتے تھے کہ میں دو تین روز تک حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا اور لوگوں سے حضور کی گفتگو سنتا رہتا۔ 5۔ فروری 1892ء کو اسلامیہ ہائی سکول سے' جہاں کہ میں پڑھتا تھا چار بجے بعد دوپہر واپس آیا تو حضرت اقدس کی قیام گاہ پر پہنچا۔ وہاں دو رکعت نماز پڑھی' جس میں ایسا خشوع و خضوع اور حضور قلب میسر آیا کہ پہلے کبھی نہ آیا تھا طبیعت میں بے حد رقت تھی اور آنکھوں میں آنسو۔ حضرت اقدس بالا خانے میں تشریف لے جا چکے تھے' میرا دل تڑپتا تھا کہ صادق مامور من اللہ کی فوراً بیعت کر لوں۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ کس طرح حضور کی خدمت میں پہنچوں۔ دل قابو میں نہ تھا۔ یہاں تک کہ میری بلند آواز سے رونے تک نوبت پہنچی اور ہچکی بندھ گئی۔ ایک ہم جماعت بھی میرے ساتھ تھا۔ دروازہ کھٹکھٹانے پر مرزا محمد اسماعیل صاحب جو حضرت اقدس کے خادم تھے نیچے اترے۔ تو ان سے کہا کہ ہم دونوں طالب علم اس وقت حضرت اقدس سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ حضور نے نہایت مہربانی اور شفقت سے ہمیں اپنے پاس بالاخانے میں بلایا۔ میں نے عرض کی ہم دونوں بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ حضور نے ہماری درخواست منظور فرمالی۔ پہلے میرے ہم جماعت کو بیعت کرنے کے لئے اندر بلایا (ان دنوں حضرت ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ بیعت لیا کرتے تھے اور دس شرائط بیعت میں ہر ایک کی نسبت تفصیل وار بیان کرکے' کاربند رہنے کے لئے اقرار لیتے تھے) جس وقت میرا ہم جماعت اندر بیعت کر رہا تھا۔ میرے دل میں تضرع اور خشیت اللہ نے اور بھی زور کیا۔ اس وقت تین چار دفعہ میری آنکھوں کے سامنے بجلی کی طرح ایک نور کی چمک نظر آئی پھر حضور نے مجھے بیعت کے لئے اپنے پاس بلایا اور پھر جب حضور نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ آپ کے چہرہ سے رشد اور سعادت ٹپکتی ہے۔ پھر پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں اور آپ کے والد کا کیا نام ہے؟ جواب پر (چونکہ حضور والد صاحب کو جانتے تھے) فرمایا کہ آپ تو ہمارے قریبی ہیں۔ (مراد وطن کے لحاظ سے قریب کے ہیں ورنہ قرابت اور رشتہ داری نہ تھی)۔ پھر بیعت لی۔ بیعت کرنے سے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے نور اندر بھر جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود کو قبول کرنے بعد مرزا ایوب بیگ صاحب کے اندر ایک غیر معمولی روحانی تغیر پیدا ہو گیا حضور کی پاک صحبت۔ تعلیم اور اعلیٰ تحمل کے نمونے نے آپ کی کایا پلٹ دی۔ آپ چاہتے تھے کہ حضور کے پاک اخلاق اپنے اندر پیدا کریں۔ قرآن پاک کے ساتھ خاص لگاؤ پیدا ہو گیا۔

خلیفۃ المسیح الاول سے تعلق

○ حضرت مولانا نورالدین صاحب جن دنوں جموں میں ملازم تھے آپ اکثر لاہور بھی آیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام سے حضرت مولوی صاحب کو عشق تھا۔ آپ کا قرآنی عشق۔ سچا اخلاص اور اعلیٰ درجہ کا اخلاقی اور روحانی نمونہ دیکھ کر مرزا ایوب بیگ صاحب کو آپ سے غیر معمولی محبت ہو گئی۔ اکثر آپ کی تقاریر اور لیکچر سننے کا موقع ملتا۔ آپ کے پاس تمام دن اور رات کے دس گیارہ بجے تک لوگوں کا ہجوم رہتا اور تمام دن وعظ و نصیحت کرنے' سوالات کے جواب دینے اور قرآن مجید کے معارف سمجھانے میں صرف ہوتا تھا۔ مرزا ایوب بیگ صاحب اکثر اوقات پڑھائی سے فارغ ہو کر آپ کی خدمت میں وقت گذارتے۔ رات کو وعظ قرآن سن کر اپنے مکان پر چلے جاتے۔ اور نماز فجر سے بہت پہلے آپ کی قیام گاہ پر پہنچتے۔ اور آپ کے ساتھ ہی صبح کی نماز ادا کرتے۔ سورۃ فاتحہ نماز میں کس طرح پڑھنی چاہئے۔ اور کس طرح اسے اپنے روحانی و دنیاوی مطالب و مشکلات کے حل کے لئے ذریعہ بنانا چاہئے' پہلے پہل آپ ہی سے سیکھا۔ مرزا صاحب بعض اوقات وفور جذبات سے حضرت مولوی صاحب سے چمٹ جاتے۔ اور آپ بھی مرزا صاحب کو سینے سے لگا لیتے اور بہت رقت اور محبت سے دعائیں دیتے۔ اور انہیں ہمیشہ اپنا بیٹا کہا کرتے تھے۔

پاک تبدیلی

○ مرزا ایوب بیگ صاحب اور ان کے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب پہلی بار مارچ 1893ء میں قادیان آئے۔ ان دنوں حضرت مولانا نورالدین صاحب بھی قادیان تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان دونوں بھائیوں اور حضرت مولوی صاحب کے سوا اور کوئی مہمان نہ تھا۔ حضرت اقدس کے رہائشی مکان کی شرقی جانب کتاب "آئینہ کمالات اسلام" طبع ہو رہی تھی۔ حضور وقت کا اکثر حصہ مہمانوں کے پاس ہی ڈیوڑھی سے اوپر والے مکان میں گذارتے تھے۔ کھانا بھی اکثر حضور اقدس خود ہی اندر سے لایا کرتے تھے۔ یہ پاک ماحول اور محبت ان دونوں بھائیوں کے لئے تقویت ایمان کا باعث بنی اور اس سے پہلے جو بیعت مخالفت کے خوف سے اپنے والد صاحب سے مخفی رکھی گئی تھی اس کا اظہار واپس جا کر ان پر کر دیا۔ جب ان کے والد صاحب نے اپنے بیٹوں کی زندگیوں میں غیر معمولی تبدیلی کا مشاہدہ کیا تو یہ اخلاقی تغیر ان کے قبولیت احمدیت کا باعث بنا۔

جس طرح پروانہ' شمع سے دوری برداشت نہیں کرتا اسی طرح حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب اپنے آقا حضرت اقدس مسیح موعود سے دور اور جدا رہنا پسند نہیں کرتے تھے۔ طبیعت ہر وقت اس امر کی طرف مائل رہتی تھی کہ کب وقت ملے اور اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہوں۔ کوئی مہینہ نہ گذرتا جس میں آپ ایک دو مرتبہ حضور کی زیارت سے مشرف نہ ہوتے۔ جب بھی دو چار روز کی رخصت ہوتی قادیان جا کر گذارتے۔ اسی طرح موسم گرما کی دو اڑھائی ماہ کی تعطیلات کا اکثر حصہ بھی دارالمسیح میں گذارتے۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ آپ صرف اتوار کے لئے قادیان چلے جاتے۔ ہفتہ کی رات 10'11 بجے بٹالہ اتر کر اسی وقت قادیان کے لئے پیدل روانہ ہوتے اور سارا دن قادیان رہ کر شام کو پیدل واپس چلے جاتے۔ بارش کے طوفان اور آندھی کے جھکڑ کی کبھی پرواہ نہ کرتے۔ اور کئی بار بارش میں بھیگتے ہوئے پہنچتے۔ چونکہ بارش کے ایام میں قادیان جزیرہ بنا ہوتا اس لئے کمر تک پانی میں سے گذر کر قصبہ میں آنا پڑتا۔ کئی دفعہ لاہور سے احباب قافلہ کی صورت میں قادیان کے لئے روانہ ہوتے تو بٹالہ سے آگے جہاں پیدل چلنا ہوتا تھا مکرم مرزا ایوب بیگ صاحب کمزوروں اور ضعیف العمر احباب کا سامان خود اٹھا لیتے۔ یکہ کرایہ پر لیتے اور دیکھتے کہ کوئی بھائی مفلس اور کمزور ہے تو اسے سوار کرکے خود پیدل چل پڑتے۔ آپ مضبوط جسم کے مالک تھے اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ بعض اوقات تھکے ہوئے ضعیف العمر احباب کو راستے میں اپنی کمر پر بھی اٹھا لیتے۔ قادیان جاتے ہوئے اور واپسی پر درود و استغفار پڑھتے رہتے۔

گرہن کا نظارہ

○ مارچ 1894ء میں ماہ رمضان میں چاند کو گرہن لگا۔ جب اسی رمضان میں سورج کو گرہن لگنے کے دن قریب آئے تو یہ دونوں بھائی یعنی مرزا ایوب بیگ صاحب اور مرزا یعقوب بیگ صاحب اس ارادہ سے کہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ یہ نشان دیکھیں اور کسوف کی نماز ادا کریں ہفتہ کی شام کو لاہور سے روانہ ہو کر قریباً رات 11 بجے بٹالہ پہنچے۔ اگلے دن علی الصبح (6۔ اپریل 1894ء کو) گرہن لگنا تھا۔ آندھی چل رہی تھی۔ بادل گرجتے اور بجلی چمکتی تھی۔ ہوا مخالف تھی اور مٹی آنکھوں میں پڑتی تھی جس وجہ سے قدم آگے اٹھانا دشوار تھا۔ اور راستہ صرف بجلی کے چمکنے کی وجہ سے ہی نظر آتا تھا۔ آپ کے ساتھ آپ کے ہم جماعت اور دوست مولوی عبدالعلی کلانوری بھی تھے۔ سب نے ارادہ کیا کہ خواہ کچھ بھی ہو ہم نے راتوں رات قادیان پہنچنا ہے۔ چنانچہ تینوں نے راستے میں کھڑے ہو کر نہایت تضرعانہ دعا کی "اے اللہ جو زمین و آسماں کا قادر مطلق خدا ہے۔ ہم تیرے عاجز بندے ہیں۔ تیرے مامور کی زیارت سے مشرف ہونے جا رہے ہیں۔ ہم پیدل سفر کر رہے ہیں۔ سردی بہت ہے۔ تو ہی ہم پر رحم فرما۔ ہمارے لئے راستہ آسان کر دے۔ اور اس باد مخالف کو دور کر۔" ابھی دعا کے آخری الفاظ منہ میں ہی تھے کہ ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے رخ بدلا اور بجائے سامنے کے پشت کی طرف سے چلنے لگی۔ اور مد سفر بن گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوا میں اڑے جا رہے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں نہر پر پہنچ گئے نہر کے پاس ایک خالی کمرہ تھا اس میں تینوں نے رات بسر کی۔ علی الصبح پھر روانہ ہوئے اور سحری حضرت اقدس مسیح موعود کے دسترخوان پر کھائی۔

صبح حضرت اقدس کے ساتھ کسوف کی نماز ادا کی جو کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی نے بیت مبارک کی چھت پر پڑھائی۔ یہ نماز قریباً تین گھنٹے جاری رہی۔

کئی دوست شیشے پر سیاہی لگا کر گرہن دیکھنے میں مصروف تھے۔ ابھی خفیف سی سیاہی شیشے پر شروع ہوئی تھی کہ حضرت اقدس کو کسی نے کہا کہ سورج کو گرہن لگ گیا ہے آپ نے اس شیشے میں سے دیکھا تو نہایت ہی خفیف سی سیاہی معلوم ہوئی۔ اس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ اس گرہن کو ہم نے تو دیکھ لیا مگر یہ ایسا خفیف ہے کہ عوام کی نظر سے اوجھل رہ جائے گا اور اس طرح ایک عظیم الشان پیشگوئی کا نشان مشتبہ ہو جائے گا۔ حضور نے کئی بار اس کا ذکر فرمایا۔ تھوڑی دیر بعد سیاہی بڑھنی شروع ہوئی حتیٰ کہ آفتاب کا زیادہ حصہ تاریک ہو گیا تب حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم نے آج خواب میں پیاز دیکھا تھا اس کی تعبیر غم ہوتی ہے سو شروع میں سیاہی کے خفیف رہنے سے ظہور میں آیا

(ذکر حبیب از مفتی محمد صادق صاحب ص 20)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرزا ایوب بیگ صاحب کو یہ عظیم سعادت اور مرتبہ بھی عطا ہوا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے انہیں 313 رفقاء میں شامل کیا۔ آپ کا نام "انجام آتھم" میں مذکور فہرست میں اس طرح درج ہے۔

"41۔ مرزا ایوب بیگ صاحب مع اہل بیت" (یعنی کلانوری)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا اجراء اور سکول کی ہیڈ ماسٹری

○ حضرت اقدس مسیح موعود کی اجازت سے 3۔ جنوری 1898ء کو پرائمری سکول کا اجراء ہوا۔ اور اسی سال مڈل کی جماعتیں کھولی گئیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرماتے ہیں۔

"سب سے پہلے جبکہ مدرسہ کی بنیاد باندھی گئی اور پرائمری تک مدرسہ کھولا گیا اس وقت شیخ یعقوب علی صاحب ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے تھے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد مدرسہ مڈل تک ہو گیا۔ تو شیخ یعقوب علی صاحب ناظم پرائمری مقرر ہوئے۔ اور مڈل کے ہیڈ ماسٹر عارضی طور پر ہمارے مخلص دوست مرزا ایوب بیگ صاحب مقرر ہوئے۔ جنہوں نے آنریری طور پر مدرسہ میں دو ماہ کے قریب کام کیا تھا۔ ان ایام میں یہ بھائی

بی۔ اے کلاس گورنمنٹ کالج میں پڑھتے تھے اور رخصت گرما کی تقریب پر قادیان آئے ہوئے تھے۔ مرزا صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعود سے عاشقانہ تعلق تھا۔ ان کا سینہ اخلاص اور محبت سے پر تھا۔ اور ان کے اخلاق حسنہ دوسروں کے واسطے راہ ہدایت کا موجب ہوا کرتے تھے۔ وہ چھوٹی ہی عمر میں اس جہان فانی کو چھوڑ کر اپنے خدا سے جا ملے اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔"

دارالمسیح کا پہرہ دینے کی سعادت

○ حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی درویش بیان فرماتے ہیں کہ دارالمسیح کا باقاعدہ پہرہ پنڈت لیکھرام کے قتل 6۔ مارچ 1897ء کے جلد بعد شروع ہو گیا تھا۔ اور مرزا ایوب بیگ صاحب جب قادیان آئے تو دارالمسیح کا پہرہ دیا کرتے۔ مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب درویش بھی مرزا ایوب بیگ صاحب کے ہمراہ پہرہ دینے کا ذکر کرتے ہیں۔

مرزا ایوب بیگ صاحب کی قادیان میں مصروفیات

○ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مصنف رفقاء احمد تحریر فرماتے ہیں

"قادیان میں مرزا ایوب بیگ صاحب حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کے درس قرآن میں شامل ہوتے تھے اس طرح آپ نے قریباً سارے قرآن مجید کی تفسیر پر عبور حاصل کر لیا تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود موسم گرما میں جب ڈیوڑھی کے باہر مسقف کوچہ میں آرام کرتے تو آپ پاؤں اور بدن دابتے۔ بارہا آپ نے حضور کی کمر کو بوسہ دیا۔ اور ان کی عادت تھی کہ بوسہ دیتے اور جسم دابتے وقت تضرع سے اپنے لئے دعا بھی کرتے تھے۔ آپ حضور کے پرانے کپڑے اور بال تبرکاً اپنے پاس رکھتے اور حضور کے لئے نئی رومی ٹوپی لاتے۔ اور پرانی خود لے لیتے۔ مجلس میں حضرت کے بہت زیادہ قریب بیٹھتے

اور پاؤں یا بازو یا کمر وغیرہ دابتے۔ اور درود و استغفار پڑھتے رہتے حضرت اقدس کوئی تقریر تقویٰ و طہارت کے متعلق فرماتے تو آپ کا پیراہن آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ جسم دباتے دباتے مرزا ایوب بیگ صاحب حضور کے شانہ پر سر رکھ کر روتے رہتے لیکن حضور اس وجہ سے کبھی کبیدہ خاطر نہ ہوتے۔ اور دبانے سے منع نہ فرماتے۔

(رفقاء احمد جلد اول ص 83)

مرزا ایوب بیگ صاحب کی بعض خوبیاں

○ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی پاک صحبت کے ذریعہ اپنے رفقاء کے اندر آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم کا عشق کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا۔ ایک پاک تبدیلی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نبی اپنے ماننے والوں کے اندر پیدا کرتے ہیں۔ اسی قسم کا انقلاب ہم مرزا ایوب بیگ صاحب کی زندگی میں ملاحظہ کرتے ہیں۔ آپ کو قرآن پاک سے خاص عشق تھا۔ کلام الٰہی کو خاص رقت سے پڑھتے تھے۔ قرآن مجید کے احکام پر نشان لگائے ہوئے تھے جنہیں تلاوت کے وقت بالخصوص مدنظر رکھنا چاہئے۔ حدیث کے مطالعہ کا خاص ذوق تھا۔ آنحضور ﷺ کے ساتھ بہت عشق تھا۔ حتیٰ کہ اکل و شرب یعنی کھانے پینے میں حضور ﷺ کی سنت پر عمل کرنا باعث فخر سمجھتے۔ نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے۔ تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ مکرم بھائی عبدالرحمان صاحب فرماتے ہیں کہ 1886ء کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود کی طرف سے مجھے کسی کام کے لئے لاہور بھیجا گیا' ان دنوں شاید مرزا ایوب بیگ صاحب کا کوئی رشتہ دار پولیس میں ملازم تھا جس کے پاس رہتے تھے۔ مجھے مرزا صاحب اتفاق سے مل گئے۔ پہلے کوئی تعارف نہ تھا۔ موچی دروازہ سے باہر نکلتے ہوئے مغربی طرف کی پولیس لائین میں آپ ان کے ہاں رہتے تھے۔ مجھے اپنے ہاں لے گئے۔ رات میں آپ کا مہمان رہا۔ آپ کا نیک سلوک اور محبت سے پیش آنا مجھے اب تک نہیں بھولا۔ اور اس کا میرے دل پر اثر ہے۔ پھر وہ اسی سال موسمی تعطیلات میں قادیان آئے۔ جتنا عرصہ قادیان میں قیام رہا میرے ساتھ شفقت کا سلوک کرتے رہے۔ اور تربیتی پہلو مدنظر رکھتے تھے۔ جب تک وہ زندہ رہے جب بھی وہ قادیان آئے تو ہمیشہ اپنے حسن اخلاق اور میل ملاپ میں یہ امر نظر رکھتے کہ میں دینداری کے رنگ میں رنگین ہو جاؤں۔ آپ بہت دیندار اور مخلص تھے۔ آپ کا طریقہ تھا کہ کثرت سے قادیان آتے۔ اور بٹالہ پہنچ کر آپ کا دل اس بات کو نہ مانتا کہ رات بٹالہ میں گذاریں' بلکہ دیوانہ وار راتوں رات قادیان آ پہنچتے۔ سلسلہ کے لئے فدائیت کا رنگ رکھتے تھے۔

اہلی زندگی

○ مکرم مرزا ایوب بیگ صاحب کی شادی محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بنت مرزا شمشیر بیگ صاحب سے 1893ء میں ہوئی تھی۔ آپ کی اہلیہ بھی رفیقہ تھیں۔ کئی بار قادیان کی زیارت کے لئے آئیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود ان سے اپنی بیٹیوں کی طرح شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا سن پیدائش 1876ء ہے۔ آپ جوانی میں ہی 21۔ اپریل 1904ء کو وفات پا گئیں۔ مرزا ایوب بیگ صاحب کی ایک بچی بنام عصمت نشان تھی جو پانچ برس کی عمر میں 28۔ اکتوبر 1900ء کو فوت ہوئی۔

حضرت اقدس کا خط

○ حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کی آخری بیماری کے دوران سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے آپ کے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو ایک خط لکھا جس میں مکرم مرزا ایوب بیگ صاحب کی بیماری پر اپنے شدید کرب کا اظہار کیا ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

اس وقت جو میں درد سر اور موسمی تپ سے یکدفعہ بیمار ہو گیا ہوں۔ مجھ کو تار ملا۔ جس قدر میں عزیزی مرزا ایوب بیگ کے لئے دعا میں مشغول ہوں۔ اس کا علم تو خدا تعالیٰ کو ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ میں تو سخت بیماری میں بھی آنے سے فرق نہ کرتا۔ لیکن میں اس تکلیف کی حالت میں ایسے عزیز کو دیکھ نہیں سکتا۔ میرا دل جلد صدمہ قبول کرتا ہے۔ یہی چاہتا ہوں کہ تندرستی اور صحت سے دیکھوں۔ جہاں تک انسانی طاقت ہے۔ اب میں اس سے زیادہ کوشش کروں گا۔ مجھے پاس اور نزدیک سمجھیں' نہ دور۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اس درد دل کو بیان کروں۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ناامید مت ہو۔ خدا بڑے کرم اور فضل کا مالک ہے۔ اس کی قدرت اور فضل اور رحمت سے کیا دور ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کو تندرستی میں جلد دیکھوں۔ اس علالت کے وقت جو تار مجھ کو ملا میں ایسا سراسیمہ ہوں کہ قلم ہاتھ سے نکلی جاتی ہے۔ میرے گھر میں بھی ایوب بیگ کے لئے سخت بے قرار ہیں۔ اس وقت میں ان کو بھی اس تار کی خبر نہیں دے سکتا۔ کیونکہ کل سے وہ بھی تپ میں مبتلا ہیں۔ اور ایک عارضہ حلق میں ہو گیا ہے۔ مشکل سے کچھ اندر جاتا ہے۔ اس کے جوش سے تپ بھی ہو گیا ہے۔ وہ نیچے پڑی ہیں اور میں اوپر کے دالان میں ہوں۔ میری حالت تحریر کے قابل نہ تھی۔ لیکن تار کے دردانگیز اثر نے مجھے اٹھا کر بٹھا دیا۔ آپ کا اس میں کیا حرج ہے کہ اس کی ہر روز مجھ کو اطلاع دیں۔ معلوم نہیں کہ جو میں نے ابھی ایک بوتل دوا روانہ کی تھی وہ پہنچی یا نہیں۔ ریل کی معرفت روانہ کی گئی تھی اور معلوم نہیں کہ مالش ہر روز ہوتی ہے یا نہیں۔ آپ ذرہ ذرہ حال سے مجھے اطلاع دیں۔ اور خدا بہت قادر ہے۔ تسلی دیتے رہیں چوزہ کا شوربہ یعنی بچہ خورد کا ہر روز دیا کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ دستوں کی وجہ سے کمزوری نہایت درجہ تک پہنچ گئی ہے۔

والسلام مرزا غلام احمد

25۔ اپریل 1900ء

اس خط کی تحریر کے تین روز بعد یعنی 28۔ اپریل 1900ء کو مسیح موعود کا یہ عاشق صرف پچیس سال کی عمر پا کر اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔

مکرم مرزا ایوب بیگ صاحب کی وفات پر حضرت اقدس مسیح موعود نے ان کے بڑے بھائی مکرم مرزا یعقوب بیگ صاحب کو تعزیت نامہ تحریر فرمایا وہ پیش خدمت ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

30 لاکھ بھکاری

○ سرکاری اور غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں تقریباً 30 لاکھ افراد کا پیشہ گداگری ہے۔ حکومت کی جانب سے بھیک مانگنے کے خاتمے کے لئے خصوصی کمیٹی کے قیام کے باوجود ہر روز لاکھوں لوگ ہاتھ پھیلانے کے لئے مجبور ہیں۔ خاتمہ تو دور' گداگری میں کمی ہوتی بھی نظر نہیں آتی۔ بی بی سی کے مطابق "غریبوں کی سنو وہ تمہاری سنے گا" تم ایک پیسہ دو گے وہ دس لاکھ دے گا' یہ آواز تو قصہ پارینہ بن چکی ہے۔ گلی کوچوں' بازاروں ریلوے اور بس سٹیشنوں' ہسپتالوں' سینماؤں' باغوں' بسوں' ریل گاڑیوں' مزاروں غرض کوئی گداگروں کی رسائی سے باہر نہیں۔ گداگروں کے علاوہ گھر سے نکلنے والے ہر شخص کو کوئی نہ کوئی بھکاری گھیر لیتا ہے۔ چند دن قبل بے نظیر بھٹو لاہور پریس کلب سے باہر نکلیں تو ایک بھکارن نے انہیں گھیر لیا اب ان بھکاریوں کا مطالبہ پانچ دس روپے سے کم نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات سو پچاس یا گھر کا راشن دلانے پر بھی بضد ہوتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق صرف لاہور کے رہنے والے بھکاریوں کو روزانہ بیس سے پچیس لاکھ روپے دیتے ہیں جبکہ ایک بھکاری کی اوسط آمدن سو روپے روزانہ ہے۔ چوری چکاری سے لے کر منشیات اور جسم فروشی جیسے جرائم گداگری کے پردے میں ہوتے ہیں۔ جرائم پیشہ افراد کی سرپرستی میں یہ بھکاری بھیک مانگنے کے دوران موقع ملتے ہی ہاتھ کی صفائی بھی دکھاجاتے ہیں جبکہ نوجوان نسل تک منشیات کا قبیح کاروبار منتقل کرنے کے لئے بھی ان گداگروں کو استعمال کیا جاتا ہے جبکہ کچھ حلقوں کا کہنا ہے کہ اس کام میں انہیں پولیس والوں کی اعانت بھی حاصل ہوتی ہے۔ ایسے شواہد بھی موجود ہیں کہ بھکاریوں کے بھیس میں یہ جرائم پیشہ افراد معصوم بچوں کو اغواء کرنے کے بعد معذور بناکر ان سے بھیک منگواتے ہیں۔ گداگر اپنی آمدنی میں سے ان لوگوں کا حصہ بھی نکالتے ہیں جو ان کے دھندے کی سرپرستی کرتے ہیں۔ سرپرستی کرنے والوں نے اپنے اپنے علاقے بھی مختص کئے ہوتے ہیں اور ایک علاقے کا بھکاری دوسرے کے علاقے میں بھیک نہیں مانگ سکتا۔ ملک میں فرضی یتیم خانوں' رفاہی اداروں حتیٰ کہ مسجدوں کی تعمیر کے نام پر بھی صاف ستھرے بھکاریوں کا جال بچھا ہوا ہے حالیہ دہشت گردی کے واقعات کے بعد لاہور میں ایک اعلیٰ پولیس افسر نے یہ ہدایت جاری کی کہ ریلوے اور بسوں میں پھرنے والے بھکاریوں کی کڑی نگرانی کی جائے۔ ان گداگروں کے پاس کوئی شناختی کارڈ بھی نہیں ہوتا۔ اگرچہ پاکستان میں گداگری ایکٹ موجود ہے تاہم مبصرین کا کہنا ہے کہ یا تو نوکر شاہی نے سستی کا مظاہرہ کیا یا بھکاریوں کی بددعاؤں سے ڈر گئے ورنہ اس قانون سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا کر ملک سے اس لعنت کو کم کیا جاسکتا تھا۔

(روزنامہ جنگ 25 مارچ 1998ء)

اسباب زوال

محترمہ ثریا بتول صاحبہ اپنی ایک تحریر میں "موجودہ دور میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب" کے عنوان سے لکھتی ہیں۔

"عملاً اس وقت ہم ایک غیر اسلامی معاشرے میں رہ رہے ہیں۔ مگر اسے غیر اسلامی نہیں سمجھتے' نہ ہی اس کی تبدیلی کیلئے کوئی جدوجہد کرتے ہیں۔ اس وقت عادات غیر اسلامی' افکار غیر اسلامی' یومیہ زندگی کا انداز غیر اسلامی' سیاست' معیشت' اخلاق سب غیر اسلامی۔ مسلمان دھوکہ بھی دے سکتا ہے' خیانت بھی کر سکتا ہے' سود لے سکتا ہے۔ جائز و حلال حدود سے تجاوز کر کے ناجائز اور حرام ذرائع سے استفادہ بھی کر سکتا ہے۔ مغربی جمہوریت کو اپنا کر بھاری بھر کم ہارس ٹریڈنگ بھی کر سکتا ہے۔ صرف چند رکعتیں کبھی صدق دل سے اور کبھی لاپرواہی سے ادا کر کے' میلاد منا کر' قرآن خوانی کر کے اور سیرت کی محفلیں سجا کر وہ اسلام کی تمام ذمہ داریوں سے بری ہو گیا۔ اور اپنے آپ کو پکا سچا مسلمان تصور کرنے لگا۔ بلکہ آج صرف حسنِ نیت ہی کو عبادت سمجھ کر مسلمان مطمئن ہو کر رہ جاتے ہیں"۔

(ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور 6 تا 12۔ اگست 99ء ص 19)

ایک واقعے کی روداد

ہفت روزہ "ندائے ملت" لاہور اپنی ایک رپورٹ میں لکھتا ہے۔

19۔ دسمبر 97ء کے روز قومی اسمبلی کے تین ارکان فلائٹ نمبر PK-270 کے ذریعے دہلی پہنچے۔ دہلی جانے کا مقصد کیا تھا؟ اس بارے میں سرکاری ذرائع نے صرف اتنا بتایا کہ وہ کسی visit پر تھے۔ 23۔ دسمبر 97ء کو ارکان اسمبلی کی واپسی تھی۔ ذرائع کے مطابق پاکستانی مہمان پہلے چار روز بھی بھارت کی مخصوص میزبانی سے لطف اندوز ہوتے رہے آخری روز ایک خصوصی تقریب میں خورونوش کے کچھ اونچے ہی انتظامات تھے۔ محفل میں پیش کئے جانے والے مشروبات بے مثال اور ساقی لاجواب تھے۔ محفل کی رنگینی میں کسی کو وقت کا اندازہ ہی نہ رہا اور مقررہ فلائٹ کا وقت ہو گیا۔ ذرائع کے مطابق معزز مہمانوں نے میزبانوں کے ساتھ مل کر کچھ اتنی زیادہ چڑھالی تھی کہ اب ہوش و خرد سے بیگانہ تھے۔ طیارے میں تمام مسافر بیٹھ چکے تھے لیکن مذکورہ "مسلمان" ائرپورٹ پر سنبھالے ہی نہیں جا رہے تھے۔ رپورٹ کے مطابق ارکان اسمبلی نے ائرپورٹ پر ہی vomiting شروع کر دی۔ ائرپورٹ پر الوداع کہنے آنے والے بھارتی میزبانوں نے پاکستانی سفارتخانے کے عملے کو طنزیہ کہنا شروع کر دیا گھبرانے کی کوئی بات نہیں' بڑے عرصے بعد کھل کر پینے کا موقع ملا تھا' وطن پہنچ کر ٹھیک ہو جائیں گے' اور پاکستانی سفارتخانے کے عملے کے سر ندامت سے جھکے ہوئے تھے۔

بہرصورت انہیں 23۔ دسمبر 97ء کے روز دہلی سے لاہور آنے والی فلائٹ نمبر PK-271 پر بمشکل سہارا دے کر سوار کرایا گیا۔ اسی دوران بعض سرکاری اداروں کے اہلکاروں نے جو اس کی تحقیق کر رہے تھے انہوں نے ائرپورٹ حکام کی رپورٹ کے بعد تصدیق کی تھی کہ معزز ارکان اسمبلی جہاز کے اندر بھی vomiting کرتے آئے اور اونچی آواز میں شرمناک گفتگو میں مصروف رہے۔ پی آئی اے کے عملے کو اپنے VIP مہمانوں کو سنبھالنے میں بڑی دشواری پیش آئی۔ جہاز کے عملے کے مطابق انہیں لاہور پہنچنے پر سہارا دے کر طیارے سے اتارا گیا۔ لاہور ائرپورٹ کے ذرائع نے اس وقت تصدیق کی کہ ایک رکن اسمبلی کو تو ویل چیئر پر بٹھا کر وی آئی پی لاؤنج تک پہنچایا گیا اس پر ایک ستم ظریف افسر نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "چشم تصور سے ذرا دیکھیں تو vomiting کرتی ہوئی مقننہ ویل چیئر پر کس شان سے خصوصی لاؤنج تک آئی ہوگی" کچھ دیر بعد ان کی حالت سنبھلی تو ارکان اسمبلی کو اسی شام پی آئی اے کی فلائٹ نمبر PK-382 کے ذریعے اسلام آباد روانہ کر دیا گیا جہاں پہنچ کر انہوں نے ملک کی بگڑتی ہوئی حالت کو سنبھالنا اور سنوارنا تھا"۔

(ندائے ملت لاہور 26۔ اگست تا یکم ستمبر 99ء ص 18)

ضمیر سے سوال

جلال شمس صاحب ایڈیٹر نوائے وقت کے نام لکھتے ہیں۔

مکرمی! لندن میں واقع قادیانی ٹیلی ویژن چوبیس گھنٹے دنیا بھر کی آٹھ دس زبانوں میں اپنے نظریات کی اشاعت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا تو دوسری طرف ہمارے علماء کرام اپنی مساجد کو مخالف فرقوں اور علماء پر یلغار اور باہمی منافرت کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں۔ کاش! علماء امت ان مراکز تربیت کو گہوارہ امن بنا کر امت مسلمہ کے استحکام اور حقیقی پاکبازی کے قیام کیلئے بنیادی رول ادا کرتے۔ کوئی دن خالی نہیں جاتا جب اخبارات مظلوم بچیوں سے اجتماعی زیادتی کی وارداتوں سے آلودہ نہ ہوں۔ عقل و خرد کے اس ویرانہ میں دور تک اس صورتحال کی اصلاح یا مزاحمت کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ یہ جاننے کیلئے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں' ہمیں کسی اور سے نہیں بلکہ صرف اپنے ضمیر سے سوال کرنے کی ضرورت ہے۔ خرافات میں کھو جانے والی امت مسلمہ کے افراد کی اصلاح ہی ربانی علماء کا اصل کام ہے کیونکہ موجودہ اہل سیاست کے ہاتھوں مثالی مسلم معاشرہ کا قیام محال ہو چکا ہے۔ علماء جس قدر جلد اس طرف متوجہ ہوں اتنا ہی بہتر ہو گا ورنہ خدا کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے اور اس سے سوائے خدا کے کوئی نہیں بچا سکتا۔

(روزنامہ نوائے وقت 10۔ ستمبر 99ء)

روبہ انحطاط معاشرہ

جناب بشیر انصاری صاحب مدیر اعلیٰ ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور لکھتے ہیں۔

"اس وقت پاکستان ہی نہیں پورا عالم اسلام ایک آزمائش سے دوچار ہے۔ ایک طرف اسرائیل نے ہمارے قبلہ اول پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے اور دوسری طرف اس کی نظریں مدینہ منورہ پر جمی ہوئی ہیں۔ تھائی لینڈ' برما' قبرص' چیچنیا' کسووا' الجزائر کے مسلمان ظلم و ستم کا شکار ہیں۔ اریٹیریا کے مسلمان ایک عرصہ سے اپنی آزادی کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔ بھارت میں مسلمان ظلم و عدوان کے نخچیر ہیں۔ کشمیر کے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ ہو چکا ہے اس کے باوجود وہ اپنی آزادی کیلئے برسرپیکار ہیں۔ یہ المناک حالات و واقعات ہر مسلمان کیلئے باعث تشویش ہیں۔ ان حالات پر ہم نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ یہ تنزل اور یہ رسوائی ہمارے مقدر میں کیوں آئی ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہم نے اپنے نظریہ حیات کو ہی فراموش کر دیا ہے اور اسلام کے دامن سے آزاد ہو کر انسانی اقدار سے ہی تہی دامن ہوتے جا رہے ہیں اور ہمارا معاشرہ جس تیزی کے ساتھ روبہ انحطاط ہے اس کے تصور مآل سے دل کانپ اٹھتا ہے۔ قتل' چوری' ڈکیتی' آبروریزی' رہزنی اور اسی طرح کے دوسرے جرائم عام ہوتے جا رہے ہیں۔ شرم و حیاء اور عفت و عصمت کی قدریں سمٹ کر رہ گئی ہیں۔ ظلم نغمہ بلب اور حق و صداقت پابہ زنجیر ہیں۔ ایسے ہی حالات پر کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

میں اگر سوختہ ساماں ہوں تو یہ روز سیاہ
خود دکھایا ہے مرے گھر کے چراغاں نے مجھے

(ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور 4 تا 10 ستمبر 99ء ص 3)

حالات کا تجزیہ کرتا ہوں۔ پگاڑا

○ فنکشنل مسلم لیگ کے صدر اور حروں کے روحانی پیشوا پیر پگاڑا نے نوابزادہ نصراللہ خان کی رہائش گاہ پر صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا میں کوئی پیشین گوئی نہیں کرتا حالات کا تجزیہ کرتا ہوں... انہوں نے کہا جماعت اسلامی اسلام کے لئے اتنی ہی مضر صحت ہے جیسے لکڑی کے لئے دیمک۔

(روزنامہ جنگ لاہور 23 مارچ 1998ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر32381 میں مبارکہ ناصر زوجہ مکرم ناصر احمد قمر صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایوان محمود ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ طلائی زیورات وزنی 6 تولہ مالیتی۔/30000 روپے۔2۔ حق مہر ذمہ خاوند محترم۔/15000 روپے۔3۔ چاندی کا سیٹ وزنی...... مالیتی۔/600۔ کل جائیداد مالیتی۔/45600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔الامتہ مبارکہ ناصر ایوان محمود ربوہ گواہ شد نمبر1 ناصر احمد قمر وصیت نمبر28486 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 شوکت علی ساکن کوٹ سوہندا ضلع شیخوپورہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32382 میں مبارکہ نوری بنت ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 159۔ ریس کورس روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-5-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ۔/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبارکہ نوری 159۔ ریس کورس روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری والد موصیہ گواہ شد نمبر2 عبدالمجید بٹ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32383 میں محمد امجد باجوہ ولد محمد انور باجوہ قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ابوزر کالونی جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد امجد باجوہ گلی نمبر2 ابوزر کالونی جڑانوالہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 عبدالاعلیٰ نجیب وصیت نمبر25827 جڑانوالہ گواہ شد نمبر2 منصور احمد ناصر مربی سلسلہ وصیت نمبر30080۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32384 میں ہاجرہ بی بی بیوہ منظور احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر60 سال بیعت 1961ء اندازاً ساکن گلی نمبر 3 ربانی کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-3-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ ترکہ خاوند مکان برقبہ 5 مرلہ واقع گلی نمبر3 ربانی کالونی نمبر2 فیصل آباد کا 1/8 حصہ مالیتی۔/30000 روپے۔ 2۔ طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی۔/6000 روپے۔ 3۔ حق مہر مالیتی۔/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔الامتہ ہاجرہ بی بی گلی نمبر3 ربانی کالونی نمبر2 فیصل آباد گواہ شد نمبر1 رانا منظور احمد وصیت نمبر15060 گواہ شد نمبر2 دلدار احمد وصیت نمبر21997۔

مسل نمبر32385 میں احمد فراز ولد منصور احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہاؤسنگ کالونی جڑانوالہ شہر ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد فراز مکان نمبر E 240 ہاؤسنگ کالونی جڑانوالہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 عبدالاعلیٰ نجیب وصیت نمبر25827 گواہ شد نمبر2 منصور احمد ناصر وصیت نمبر30080۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32386 میں زاہد محمود ولد محمد اکبر صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد زاہد محمود گلی نمبر2 محلہ عید گاہ نزد چشمہ ہسپتال جڑانوالہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 عبدالاعلیٰ نجیب وصیت نمبر25827 گواہ شد نمبر2 منصور احمد ناصر مربی سلسلہ وصیت نمبر30080۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آرڈر آف دی سٹار ان دی ایسٹ

Order of the star in the east

یعنی "مشرق سے پیدا ہونے والے عالمگیر استاد کی منتظر جماعت" یہ ایک عیسائی فرقہ ہے۔

1920ء میں احمدیت قبول کرنے والی انگریز خاتون امتہ اللہ کاکس اسی عیسائی جماعت سے تعلق رکھتی تھیں۔

(الفضل ص2-9 ستمبر 1920ء)

بقیہ صفحہ 5

تعزیت

○ آپ کا وہ تار جس کا چند روز سے ہر وقت اندیشہ تھا۔ آخر کل عصر کے بعد پہنچا۔ عزیزی مرزا ایوب بیگ جیسا سعید لڑکا جو سراسر نیک بختی اور محبت اور اخلاص سے پر تھا۔ اس کی جدائی سے ہمیں بہت صدمہ اور درد پہنچا۔ اللہ تمہیں اور اس کے سب عزیزوں کو صبر اور رحمت عطا کرے اور مصیبت کا اجر بخشے آمین ثم آمین۔ اس مرحوم کے والد ضعیف کا کیا حال ہوگا۔ اور اس کی بیوہ عاجزہ پر کیا گذری ہوگی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ سب کو اس صدمہ کے بعد صبر عطا کرے۔ ایک نوجوان صالح۔ نیک بخت جو اولیاء اللہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا اور پودہ نشوونما یافتہ جو امید کے وقت پر پہنچ گیا تھا۔ یکدفعہ اس کا کاٹا جانا اور دنیا سے ناپدید ہو جانا سخت صدمہ ہے۔

اللہ جل شانہ سوختہ دلوں پر رحمت کی بارش کرے۔ اس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ صاحب کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیونکر جلد ہماری آنکھوں سے ناپدید ہوگیا۔ اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کرگیا۔ کہ یک دفعہ الہام ہوا

"مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کی راہ سے داخل ہوں"

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔ ایک دفعہ عزیزم کی زندگی میں بکثرت اس کی شفاء کے لئے دعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک ہے گویا وہ چاند کے ٹکڑے اکٹھے کرکے بنائی گئی ہے۔ اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس سڑک پر سے لے جا رہا ہے۔ اور وہ سڑک آسمان کی طرف جاتی ہے۔ اور نہایت خوشنما اور چمکیلی ہے۔ گویا زمین پر چاند بچھایا گیا ہے۔ میں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور تکلف کے طور پر سمجھا کہ یہ صحت کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن دل نہیں مانتا تھا کہ اس خواب کی تعبیر صحت ہو۔ سو اب اس خواب کی تعبیر ظہور میں آئی۔ میری طرف سے اپنے والد صاحب کو تعزیت کا پیغام پہنچادیں۔ خدا نے جو چاہا ہوگیا۔ اب صبر و رضا درکار ہے۔

مرحوم کی ایک عظیم سعادت

○ مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم سعادت عطا فرمائی کہ 28۔ اپریل 1900ء کو فوت ہو کر بمقام فاضلکا دفن ہوئے اس وقت ابھی بہشتی مقبرہ کا قیام نہیں ہوا تھا۔ وفات کے گیارہ سال بعد ان کی خوش بختی انہیں بہشتی مقبرہ میں کھینچ لائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ میں اس مرحوم بھائی کا جسم مبارک صندوق میں بند قادیان لایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مع جماعت ان کا جنازہ پڑھایا اور انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ دعا ہے کہ مولا کریم مرحوم کے جنت میں درجات بڑھاتا چلا جاوے اللھم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کاہلوں نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری نثار احمد صاحب کاہلوں 12۔ اکتوبر 1999ء کو چک نمبر R.B/117 چھور مغلیاں ضلع شیخوپورہ میں وفات پاگئے ہیں۔

اسی روز مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے کے بعد دعا کروائی۔

مرحوم کی عمر تقریباً 56 سال تھی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم سلطان احمد صاحب ڈرائیور (ریٹائرڈ راجہ ہومیو) کی آنکھ کا اپریشن مورخہ 23۔ اکتوبر بروز ہفتہ فضل عمر ہسپتال میں ہو گا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کامیاب فرمائے اور بعد کی پیچیدگیوں سے بھی محفوظ رکھے۔

○ محترمہ صالحہ صاحبہ جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ انگلستان کی ہمشیرہ ہیں کی طبیعت بہت ناساز ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان

○ جن مرد و خواتین نے نیچرل اور انجینئرنگ سائنسز میں ڈاکٹریٹ (Ph.D) کی ہوئی ہے اور اس کو 5 سال کا عرصہ نہیں ہوا وہ کینیڈا کی حکومتی لیبارٹریوں میں بطور Visiting فیلوشپ کے لئے درخواست دینے کے اہل ہیں ان پروگرام میں درخواست دینے کی کوئی تاریخ نہیں ہے۔ جب بھی درخواست جمع کروائی جائے گی اس پر Processing شروع ہو جائے گی۔ فیلوشپ جو سالانہ دی جاتی ہے اس کی مقدار تقریباً 37000 کینیڈین ڈالر ہے۔

درخواست فارم و دیگر تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر لکھ کر منگوائی جا سکتی ہیں۔

Visiting Fellowships in
Canadian Govt LABS
Scholarships and Fellowships
Division
Nserc
350 Albert Street
Ottawa, Ontario
Canda K 1 A 1 H 5

(نظارت تعلیم)

نکاح

○ مکرم منصور احمد جاوید صاحب چٹھہ مراقب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی بھتیجی عزیزہ عطیہ علیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری حفیظ احمد ناز صاحب حال مقیم جرمنی کا نکاح مکرم رانا ناصر احمد خان صاحب ابن مکرم رانا سعید احمد خان صاحب حال مقیم جرمنی سے مبلغ چھ ہزار جرمن مارک حق مہر پر مورخہ 99ء-10-9 بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال الثانی نے پڑھا۔ عزیزہ عطیہ علیم صاحبہ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم کوٹ احمدیاں ضلع بدین سندھ کی پوتی اور مکرم چوہدری منشی جمیل احمد صاحب کنری ضلع عمرکوٹ کی نواسی ہے۔ اسی طرح مکرم رانا ناصر احمد خاں صاحب مکرم رانا نیاز احمد خان صاحب قلعہ میر زمان چک نمبر 8 ضلع شیخوپورہ کا پوتا اور مکرم چوہدری منشی جمیل احمد صاحب کنری ضلع عمرکوٹ سندھ کا نواسہ ہے۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم محمد الطاف حسین صاحب)

محترمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم شیخ محمد الطاف حسین صاحب ساکن مکان نمبر 2/635 محلہ واٹر ورکس۔ سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ چونکہ ہماری کوئی اولاد نہیں ہے۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 19/54 رقبہ 10 مرلہ واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم شیخ عبدالکریم صاحب (بھائی)
3۔ محترمہ رحمت النساء صاحبہ (بہن)
4۔ محترمہ احمد النساء صاحبہ (بہن)
5۔ محترمہ خدیجہ النساء صاحبہ (بہن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

سبزیات کا بیج

○ "موسم سرما کی سبزیات کے بیج وکالت زراعت سے دستیاب ہیں۔ خواہشمند دوست بیج حاصل کر سکتے ہیں۔"

(وکالت زراعت تحریک جدید)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مغربی تیمور پر امن فوج کا حملہ

مشرقی تیمور میں متعین اقوام متحدہ کی امن فوج نے مغربی تیمور کے شمالی ساحلی علاقے آوکسی پر قبضے کا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ امن فوج کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ آوکسی مشرقی تیمور کا حصہ ہے۔ اس لئے امن فوج وہاں فوجی کارروائی کا حق رکھتی ہے۔ مشرقی تیمور کے گوریلا رہنما گنانا گسماؤ نے انڈونیشیا کی فوج پر یہ الزام لگایا تھا کہ اس نے 65 شہریوں کو قتل کرنے کے بعد ان کی لاشیں جلا دی تھیں۔ اگرچہ امن فوج نے گوریلا لیڈر کے اس الزام کی تردید کی ہے لیکن وہ آوکسی کے علاقے پر قبضہ کے لئے منصوبہ بندی کر رہی ہے۔

ایران ہمسایہ ممالک کیلئے خطرہ ہے

امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن نے کہا ہے کہ ایران اپنے ہمسایہ ممالک کیلئے خطرہ بنا ہوا ہے اور وہ دہشت گردوں کی مسلسل مدد کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کو چاہئے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششوں میں روڑے نہ اٹکائے۔ اور ان مقاصد کے پورا کرنے کیلئے مہلک ہتھیاروں کو حاصل کرنے کی تمام کوششیں ترک کر دے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ صدر محمد خاتمی ایران کو جدید بنانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اس سلسلے میں وہ دہشت گردوں کی مدد بھی کر رہے ہیں جس سے اس کے ہمسایہ ملکوں کے لئے وہ خطرہ بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ امریکی حکومت صدر خاتمی کی کوششوں کو سراہتی ہے لیکن دہشت گردوں کی مدد اس کے منافی ہے۔ اگر ایران دہشت گردی اور خطرناک ہتھیاروں کے حصول کی کوششیں ترک کر دے تو امریکہ اس کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے کیلئے تیار ہے۔

چیچن مجاہدین کا روسی فوج پر حملہ

چیچن مجاہدین نے روسی فوج کے ساتھ ایک جھڑپ میں 60 روسی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔ اور روسی فوج کو گروزنی کے نواحی علاقے سے پیچھے دھکیل دیا ہے۔ اس حملے میں روسی فوج کی چھ بکتر بند گاڑیاں بھی تباہ کر دی گئی ہیں۔

آسٹریلوی وزیر خارجہ کا بیان

آسٹریلیا کے وزیر خارجہ نے اپنے ایک بیان میں جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک پر زور دیا ہے کہ انہیں بھی تھائی لینڈ کی طرح مشرقی تیمور کی امن فوج کی کارروائیوں میں شامل ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ امن فوج صرف آسٹریلوی فوجیوں پر مشتمل نہیں ہے بلکہ دوسرے ملک بھی اس میں شامل ہیں۔ یہ تجویز بنیادی طور پر صرف آسٹریلوی تجویز تھی۔ بلکہ یہ اقوام متحدہ کی امن کوششوں کا حصہ ہے۔ اس لئے علاقے کے دوسرے ملکوں کو بھی اس سلسلے میں اپنا ضروری کردار ادا کرنا چاہئے۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ الیگزنڈر ڈونر نے یہ بات تھائی وزیر اعظم چوان لیک پائی کے ساتھ ملاقات میں کہی۔

انڈونیشیا کی صدارت کیلئے انتخابات

انڈونیشیا کے صدارتی انتخابات میں گولکر پارٹی کے موجودہ صدر حبیبی ڈیموکریٹک پارٹی کی میگاوتی اور ممتاز سکالر عبدالرحمان اس انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں۔ میگاوتی کا دعویٰ ہے کہ چونکہ انہوں نے پارلیمانی انتخابات میں سب سے زیادہ سیٹیں حاصل کی ہیں اسلئے وہ ہی صدر بھی منتخب ہونگی۔ ان کے علاوہ ایک جنرل وارنتو بھی اس دوڑ میں شامل ہو گئے ہیں۔ پہلے وہ حبیبی کے ساتھ مل کر نائب صدر کے لئے انتخاب لڑنے کیلئے تیار تھے لیکن اب انہوں نے اس سے انکار کر دیا ہے اور وہ بھی صدر کیلئے انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے بھی میگاوتی کی اس سلسلے میں حمایت کی ہے اور کہا ہے کہ چونکہ انہوں نے پارلیمانی انتخابات میں سب سے زیادہ سیٹیں حاصل کی ہیں اس لئے اب صدارت بھی انہی کا حق بنتا ہے۔

ایران بم دھماکہ میں ملوث نہیں

سعودی عرب کے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ 1996ء میں امریکی ملٹی کمپلیکس میں بم کے حملے میں ایران ملوث نہیں ہے۔ یہ بات سعودی عرب کے وزیر داخلہ نے ایرانی اسلامی مجلس کے سپیکر ناطق نوری سے گفتگو کے دوران کہی۔

بھارت میں طوفان کی تباہی

مشرقی بھارت میں آنے والے خوفناک طوفان کی زد میں آکر مرنے والوں کی تعداد پچاس سے بڑھ چکی ہے۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے مطابق صرف اڑیسہ کے ساحلی علاقوں میں 47 لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ دیگر صوبوں میں مواصلاتی نظام درہم برہم ہونے کی وجہ سے ابھی مرنے والوں کی کل تعداد کا پتہ نہیں لگ سکا۔

پاکستان کی نئی حکمت عملی

بھارت میں بری فوج کے سربراہ جنرل وی پی ملک نے کہا ہے کہ پاکستان نے مقبوضہ کشمیر میں بھی افغانستان جیسی حکمت عملی اختیار کی ہوئی ہے۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ پاکستانی فوج کے باقاعدہ فوجی اور کشمیری حریت پسند ایک تنظیم کی صورت میں کام کر رہے ہیں۔ حریت پسند اب پہلے سے بہتر ہتھیاروں سے لیس ہیں۔ حریت پسند فوج کے پاکستان پر قبضہ سے بہت خوش ہیں جس کا پتہ ان کے ریڈیو پیغامات سے لگتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 20 اکتوبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 21۔ اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-33
جمعہ 22۔ اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-53
جمعہ 22۔ اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-14

عبوری سیٹ اپ

چیف ایگزیکٹو پاکستان جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ عبوری سیٹ اپ کیلئے مناسب افراد نہ ملنے پر دیر ہو رہی ہے۔ تاہم نگران سیٹ اپ کا اعلان دو چار روز میں کر دیا جائے گا۔ برطانوی اخبار گارڈین کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں کمال اتاترک کو پسند کرتا ہوں۔ حکومت کی برطرفی پر عالمی ردعمل سے حوصلہ مل رہا ہے۔ دنیا نے سمجھ لیا ہے کہ فوج نے حالات کی وجہ سے مجبور اقدام اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت سے تمام معاملات پر مذاکرات کیلئے تیار ہیں۔ اور کشمیر کا مسئلہ باقی معاملات کے ساتھ ملکر ہی حل کیا جاسکتا ہے۔ گزشتہ ہفتہ بہت کھچاؤ رہا۔ لیکن اب حالات ٹھیک ہیں۔

پارلیمنٹ بحال ہونے کا امکان نہیں

پاک فوج کے ترجمان بریگیڈیئر راشد قریشی نے معطل شدہ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کی بحالی کو خارج از امکان قرار دیا ہے۔ قومی اور بین الاقوامی میڈیا کو بریفنگ دیتے ہوئے انہوں نے کہا ملک میں حقیقی جمہوریت کی فضا سازگار ہونے تک موجودہ سیٹ اپ برقرار رکھا جائے گا۔

فوجی افسر ڈسٹرکٹ کنٹرولر ہوں گے

فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے ایک ترجمان نے پشاور میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ صوبائی انتظامیہ کی نگرانی کیلئے اصلاحی کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔ فوجی افسر ڈسٹرکٹ کنٹرولر ہونگے۔ ڈپٹی کمشنر اور محکموں کے سربراہ ڈسٹرکٹ کنٹرولر کی نگرانی میں کام کریں گے۔ یہ فیصلہ انتظامیہ کی کارکردگی بہتر بنانے کیلئے کیا گیا ہے۔ اصلاحی کمیٹیاں اچھی شہرت کے لوگوں پر مشتمل ہونگی۔ عوام سے سرکاری اہلکاروں کی بدعنوانی سے متعلق ریکارڈ کے حصول کیلئے مختلف مقامات پر شکایات بکس رکھے جائیں گے۔

نواز شریف کا کورٹ مارشل

تبصرہ نگاروں نے کہا ہے کہ آرمی ایکٹ کی دفعہ 2D اور آئین کے آرٹیکل 243 کے تحت سابق وزیراعظم محمد نواز شریف اور ان کے ساتھیوں کا کورٹ مارشل ہو سکتا ہے۔ فوج ایسے سول افراد کو پاکستان ایکٹ کے تحت کورٹ مارشل کے ذریعے سزا دلوا سکتی ہے جن میں متاثرہ فریق آرمی ہو۔ جنرل مشرف کو اس وقت برطرف کیا گیا جب وہ پاکستان کی سرزمین میں نہ تھے۔ حالانکہ معزولی صرف اس وقت ہو سکتی تھی کہ آرمی چیف وطن آنے میں تاخیر کر رہے ہوں۔ مگر وہ اس وقت طیارے میں سوار تھے۔ نواز شریف صدر کو مشورہ دیتے اور صدر ہی جنرل مشرف کی برطرفی اور جنرل ضیاء الدین کی تقرری کا اپنے دستخطوں سے حکم جاری کرتے۔ صدر سپریم کمانڈر ہیں۔ نواز شریف نے آئین اور آرمی ایکٹ کی خلاف ورزی کی۔

موت یا عمر قید

کورٹ مارشل کیلئے مقدمات شروع ہو گئے تو ملزمان کو موت یا عمر قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ کورٹ مارشل میں مسافروں اور آرمی چیف کو ہلاک کرنے کا جرم ثابت ہونے پر دس سال قید بامشقت ہو سکتی ہے۔ فوج میں بغاوت کی اعانت کرنے پر بھی محمد نواز شریف کو دس سال قید ہو سکتی ہے۔ کورٹ مارشل میں دی جانے والی سزاؤں کے خلاف ہائی کورٹ سے ریلیف حاصل کرنے کے امکانات صفر ہیں۔

اٹک قلعہ میں منتقلی

معزول وزیراعظم کو اٹک قلعہ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ سرکاری عہدیدار نے بتایا ہے کہ نواز شریف کے خلاف مقدمات تیار کئے جا رہے ہیں۔ "دی نیوز" کی رپورٹ کے مطابق نواز شریف کو آرمی چیف کی برطرفی کا مشورہ دینے والوں کا بھی کورٹ مارشل ہو سکتا ہے۔

کرپشن ثبوت فوج کے حوالے

سابق حکمرانوں کی کرپشن کے ثبوت فوج کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ نواز شریف پر 40 ملین ڈالر کی خورد برد 60 ملین کی ٹیکس چوری اور سرکاری فنڈز کے ناجائز استعمال کا الزام ہے۔

احتساب عدلیہ سے شروع ہونا چاہئے

سابق چیف جسٹس آف پاکستان سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ سارے اداروں کا احتساب ہونا چاہئے اور اس کا آغاز عدلیہ سے کیا جائے۔ سپریم کورٹ کے ججوں سے احتساب شروع ہونے پر لوگوں کا اعتماد بحال ہو گا۔ ملکی سلامتی خطرے میں تھی۔ حکومت بدلنے سے پاکستان بچ گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نہ عہدہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں نہ کسی نے آفر کی ہے۔

جنرل ضیاء اور مودودی نظریہ

سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جنرل ضیاء مودودی نظریہ کے حامی تھے۔ فوج کے سربراہ بنے تو فوج میں شدت پسند لٹریچر تقسیم کیا اور مدارس کے طلباء کو روبوٹ میں بدل دیا۔

دولت مشترکہ سے معطلی

پاکستان کے دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ دولت مشترکہ سے پاکستان کی رکنیت معطل کرنے کا فیصلہ غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ دولت مشترکہ نے ایمرجنسی کے محرکات پر غور ہی نہیں کیا۔ پاکستانی عوام نے تبدیلی کا خیر مقدم کیا ہے۔ ضیاء کے مارشل لاء اور موجودہ حکومت میں فرق کا فیصلہ عوام کریں گے۔

آرمی ایکٹ کے تحت مقدمات

پاک فوج کے ترجمان بریگیڈیئر راشد قریشی نے کہا ہے کہ آرمی ایکٹ کے تحت مقدمات چلانے کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اخبارات تحمل کا مظاہرہ کریں۔ فوج کی تحویل میں موجود افراد پر تشدد کی خبریں درست نہیں۔ نیشنل سیکیورٹی کونسل، کابینہ اور گورنروں کے حوالے سے اخبارات میں شائع ہونے والے نام بھی ٹھیک نہیں۔

فوجی حکومت کا خیر مقدم

وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان میں لوگوں کی اکثریت نے فوجی حکومت کا خیر مقدم کیا ہے ایسا لگتا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کی باتیں لوگوں کے دلوں میں اتر گئی ہیں۔

انٹرمیڈیٹ پارٹ سسٹم امتحانات میں تبدیلی

پنجاب بورڈز کمیٹی آف چیئرمین نے انٹرمیڈیٹ پارٹ سسٹم امتحانات کے قوانین میں ضابطہ 7 کی تبدیلی کی ہے۔ جس کے تحت پارٹ اول کے تمام امیدواران کیلئے لازم ہو گا کہ وہ ہر مضمون میں 33 فیصد نمبر حاصل کر کے مجموعی طور پر 300 نمبر ضرور حاصل کریں بصورت دیگر انہیں فیل تصور کیا جائے گا۔ اور انہیں تمام مضامین کا امتحان آئندہ سال دینا ہو گا۔ اندریں حالات پارٹ ون اور پارٹ ٹو ایک ہی امتحان تصور کیا جائے گا۔ اور امیدواران کی اس امتحان کے تمام مضامین میں شرکت اس کے الاٹ شدہ امتحانی مرکز میں حاضر ہونے سے مشروط ہو گی۔ بیماری یا کسی بھی دیگر وجہ سے کوئی اضافی موقع نہیں دیا جائے گا۔

بجلی 30 فیصد مہنگی

جنرل سیلز ٹیکس اور سرچارج کے بیک وقت نفاذ سے بجلی یکم اکتوبر سے 30 فیصد مہنگی ہو گئی ہے۔ واپڈا نے جنرل سیلز ٹیکس کے بدلے سرچارج میں 15 فیصد کمی سے معذوری ظاہر کر دی ہے۔

رحمت کا فرشتہ

اسلام آباد میں مولانا محمد شریف ہزاروی، مولانا نذیر فاروقی، مولانا عبدالغفور حیدری و دیگر علماء نے کہا ہے کہ جنرل مشرف کی تقریر سے واضح ہو گیا ہے کہ کوئی لٹیرا نہیں بچ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو بچانے کیلئے جنرل مشرف کو رحمت کا فرشتہ بنا کر بھیجا ہے۔

دماغی امراض۔ مالیخولیا (وہم و سواس ڈر خوف) جنون (دیوانگی) بے خوابی۔ مرگی۔ نسیان۔ خوابیں۔ ہسٹریا وغیرہ
ایک ماہ کا علاج۔ معہ ڈاک خرچ -/250
قاضی دواخانہ گوجرانوالہ روڈ فون 2114
چک چٹھہ۔ رجسٹرڈ حافظ آباد کوڈ 0438

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پایئے۔ رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ فون 211842

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 213100

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
اوقات آجکل صبح ساڑھے آٹھ تا ڈیڑھ بجے دوپہر
شام ساڑھے چار تا آٹھ بجے رات۔ ناغہ جمعہ کی شام

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
عصر تا مغرب
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515، رہائش 212300

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61